# از عدالتِ عظمیٰ

**ریاست مدھیہ پردیش**

**بنام**

**سربھن**

تاریخ فیصلہ: 15 اپریل 1996

[کے راماسومی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

فوجداری مقدمہ۔

قتلِ عمد کا مقدمہ۔ بچہ گواہ۔ طبی شواہد سے مطابقت نہ رکھنے کا ثبوت۔ عدالت عالیہ نے اس پر مضمر انحصار نہیں رکھا۔ اگر غور سے خارج کیا جاتا ہے، تو کوئی اور ثبوت استغاثہ کے مقدمے کی حمایت نہیں کرتا ہے لہذا ملزم کو عدالت عالیہ نے صحیح طور پر بری کر دیا۔

ثبوت کا قانون: دفعہ 118 - ایف آئی آر کو تیسرے فریق کے بیان کی ٹھوس یا تصدیق کے طور پر استعمال نہ کیا جائے - اس کے بنانے والے کی تصدیق یا تضاد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے - مجرمانہ مقدمہ۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مجرمانہ اپیل کا عدالتی: فوجداری اپیل نمبر 593، سال 1996۔

فوجداری اے نمبر 53، سال 1987 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 28.6.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اوماناتھ سنگھ۔

جواب دہندہ کے لیے آر کے مہیشوری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکیلاء کو سنا ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 28 جون 1990 کو فوجداری اپیل نمبر 53، سال 1987 میں مدھیہ پردیش کی عدالت عالیہ، جبل پور بنچ کے ذریعے بری حکم برأت سے پیدا ہوتی ہے۔ استغاثہ کا معاملہ یہ ہے کہ 11 جولائی 1986 کو شام 6 بج کر 30 منٹ کے قریب جب متوفی ٹینک سے پانی لے کر واپس آرہا تھا، مدعا علیہ ملزم پیچھے سے آیا اور 'فالیا' مار کر چلا گیا۔ پی ڈبلیو 2، متوفی کے بیٹے رتن سنگھ، جو اس واقعے کے چشم دید گواہ ہیں، نے الارم لگایا جس پر پی ڈبلیو 3، ویسٹا، پی ڈبلیو 4، نوال سنگھ، پی ڈبلیو 5، امر سنگھ اور دیگران جائے وقوعہ پر آئے جہاں رتن سنگھ، پی ڈبلیو 2 نے بتایا کہ ملزم پیچھے سے آیا اور متوفی کو منسلک کیا۔ متوفی کو ہسپتال لے جایا گیا اور اسے مردہ قرار دے دیا گیا۔ اسی دن رات 9 بج کر 30 منٹ پر ایف آئی آر درج کی گئی۔ تفتیش کے بعد ملزم کو گرفتار کر لیا گیا اور تمام گواہوں سے پوچھ گچھ کے بعد ٹرائل

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کورٹ نے مدعا علیہ ملزم کو آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت قتلِ عمد کے جرم میں مجرم قرار دیا اور اسے عمر قید کی سزا سنائی۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کو بری کر دیا۔ لہٰذا یہ اپیل۔

غور طلب سوال یہ ہے کہ کیا اس واقعے کے بچے چشم دید گواہ پی ڈبلیو 2 کا ثبوت طبی شواہد سے مطابقت رکھتا ہے؟ طبی ثبوت ذیل میں اشارہ کرتے ہیں:

> " تین کٹے ہوئے زخم پائے گئے، یعنی (1) تقریبا 5 "x 2" ہڈیوں کی گہرائی میں کٹے ہوئے زخم، بائیں طرف کی گردن کے اینٹیرو-لیٹرل پہلو پر موجود برایل ریڑھ کی ہڈی سے لے کر گردن، جسم، لیمین اور چیکیل ریڑھ کی ہڈی تک کاٹا گیا۔ (2) کٹے ہوئے زخم تقریبا 1-1/2 "x 1" بائیں گال پر مینڈیبل تک اور [3] کٹے ہوئے زخم تقریبا 2-2/2 "x 1/4" بائیں طرف کے کہنی کے جوڑے کے پوسٹر لیٹرل پہلو پر، ڈسیکشن پر، اندرونی چوٹ پائی گئی اور ریڑھ کی ہڈی مل گئی۔ امائن اور ورٹیبرل باڈی تقریبا مکمل طور پر 7 ویں سروائیکل ورٹیبرل ریڑھ کی سطح پر سیٹ ہیں اور اس جگہ پر تقریبا مکمل طور پر کٹی ہیں۔

طبی شواہد کو پڑھنے سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ متوفی پر تین کٹے ہوئے زخم لگے تھے، ایک گردن کے پچھلے حصے پر، دوسرا مینڈیبل کے بائیں طرف اور تیسرا کہنی کے جوڑے کے بائیں طرف۔ دوسرے لفظوں میں، متوفی کو تین الگ الگ چوٹیں لگی ہیں، تین الگ الگ چوٹوں سے لیکن پی ڈبلیو 2 ملزم کے ان تین چوٹوں کی بات نہیں کرتا ہے۔ استغاثہ کا مقدمہ یہ ہے کہ ملزم مدعا علیہ نے ایک بار چوٹ پہنچائی تھی اور وہ بھی پیچھے سے۔ واحد دھچکا تین مختلف مقامات پر مختلف جہتوں کے تین کٹے ہوئے زخموں کا سبب نہیں بن سکتا۔ ان حالات میں، عدالت عالیہ نے پی ڈبلیو 2 کے ثبوت پر مضمر انحصار نہیں رکھا تھا۔ اگر پی ڈبلیو 2 کے ثبوت کو غور سے خارج کر دیا گیا ہے، تو ہمیں استغاثہ کے مقدمے کی حمایت کرنے کے لیے کوئی اور ثبوت نہیں ملتا ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ ایف آئی آر میں مذکورہ بالا افراد کے ناموں کا ذکر کیا گیا ہے جن کا خاص طور پر ذکر کیا گیا تھا اور یہ پی ڈبلیو 2 کے ثبوت کی تصدیق کرتا ہے۔ ہمیں اس دلیل میں کوئی بنیاد نظر نہیں آتی۔ ایف آئی آر کو ٹھوس ثبوت یا تیسرے فریق کے بیان کی تصدیق کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا، یعنی پی ڈبلیو 2 ایف آئی آر کو پی ڈبلیو 2 کے ثبوت کی تصدیق کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اسے یا تو تصدیق کے لیے یا اس کے بنانے والے کی تضاد کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ پی ڈبلیو 3 سے 5 نے مستقل طور پر پی ڈبلیو 2 کی طرف سے بیان کردہ ورژن بولا ہے لیکن ان کے جرم کے ثبوت سے ثابت کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ پی ڈبلیو 2 نے بیان کیا ہو کہ ملزم نے متوفی پر حملہ کیا تھا۔ اگر پی ڈبلیو 2 کے ثبوت کو غور سے خارج کر دیا جاتا ہے، تو پی ڈبلیو 3 سے 5 کا ثبوت استغاثہ کے لیے زیادہ مددگار نہیں رہتا ہے کیونکہ یہ ان کا معاملہ نہیں ہے کہ انہوں نے ملزم کو جائے وقوعہ سے بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔ ان حالات میں، ہمیں عدالت عالیہ کے اس نتیجے سے اختلاف کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ملتی ہے جس کے نتیجے میں حکم برآت دیا گیا ہو۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document